

روزنامہ

لفظ

ایڈیٹر: علامہ شبلی

DAILY

ALFAZLOADIAN.

یوم پینچ شنبہ



SAVINGS BANK
بنیاد قادیان
GUJ

119

دارالافتاء
قادیان

تلا

۲۹ جولائی ۱۳۲۰ء - ۵ ماہِ رجب ۱۳۶۰ء

دو مقاموں کے متصل قادیان

ہندوستان میں فرقہ وارانہ فسادات کی وبا

انہوں کے ساتھ کہتا پڑتا ہے۔ کہ ان ایام میں جب جنگ نے دنیا میں تھک چکا تھا، ہر طرف متناہوتی لگ رہی ہے۔ کوئی خطہ ایسا نہیں جو بلا واسطہ یا بالواسطہ جنگ کے المناک اثرات سے بچا ہوا ہو۔ اور کوئی ملک ایسا نہیں جو اپنی حفاظت کے ساتھ فراہم کرنے میں منہمک نہ ہو۔ ہندوستان فرقہ وارانہ فسادات کی دبا کا شکار بنا ہوا ہے۔ بعض سیاسی لیڈر اور وہی اپنے آپ کو اہل ہند کے اصلی نمائندے بتاتے ہیں (حکومت برطانیہ تو یہاں کر رہے ہیں۔ کہ ہندوستان کو آزادی دینے کا اہلی سے اعلان کر دیا جائے۔ تب وہ جنگ جیتنے میں مدد دے سکتے ہیں۔ لیکن یہ نہیں دیکھتے۔ کہ ہندوستان کی اس بے بسی میں جب یہ حالت ہے کہ ناخن ایک دوسرے کے خون کے پیا سے ہو رہے ہیں۔ اور کسی کو بغیر کسی تصور کے محض مسلمان یا ہندو ہو کی وجہ سے موت کے گھاٹ اتار دینا معمولی بات سمجھی جاتی ہے۔ اور اسے بہت بڑی قومی اور مذہبی خدمت قرار دیا

جاتا ہے۔ تو آزادی حاصل ہو جانے کی صورت میں ایک دوسرے کے ساتھ کیا سلوک کریں گے۔ قومی اور ملکی طور پر آزادی حاصل کرنا۔ اور اپنے ملک پر آپ حکومت کرنے کا حق حاصل کرنا نہایت ضروری ہے کیونکہ اس کے بغیر ترقی کے میدان میں آگے بڑھنا تو الگ رہا۔ ہندو قوموں کے دوش بدوش چلتا بھی ناممکن ہے لیکن باہمی اتفاق و اتحاد اور رواداری پیدا کرنا اس سے بھی زیادہ ضروری ہے کیونکہ اس کے بغیر اول تو کوئی مائتت ملک آزادی حاصل نہیں کر سکتا۔ اور اگر کر لے تو اسے قائم نہیں رکھ سکتا۔ لیکن انہوں نے سیاسی لیڈر اس طرف توجہ نہیں کرتے حتیٰ کہ ہندوستان کی دو بڑی قوموں ہندو اور مسلمانوں میں بھی اس وقت تک نہ صرف اتحاد اور عقائد نہیں پیدا کر سکے۔ بلکہ ان کی کشیدگی اور نفرت کو بھی دور نہیں کر سکے یہی وجہ ہے۔ کہ آئے دن کسی نہ کسی شہر میں ہندو مسلم فسادات پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ جن میں فریقین کو جانی اور مالی نقصان اٹھانے پڑتے ہیں۔ اور آخر حکمت طاقت

کے درمیان مسلمانوں کو انسانوں کی طرح رہنا سکھائی۔ اور امن قائم کرتے ہیں۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایسے ایسے تاملات سے اہل ہند کی اس افسوسناک حالت کو دیکھ کر بار بار کئی تہا ویر پیش فرمائی ہیں۔ اور جہاں جہاں جماعت احمدیہ کا تعلق ہے۔ عمل بھی کیا رہے ہیں۔ چنانچہ بانی اسلام کی سیرت کے متعلق جیسے جن میں غیر مسلم اصحاب کو شرکت کی دعوت دی جاتی ہے۔ اور مسز غیر مسلم اصحاب سے تقریریں کرائی جاتی ہے۔ اسی طرح بائبل مذہب کی خوبیاں بیان کرنے کے لئے جیسے جیسے یہ تہا کر سب مذہب کے لوگوں کے آپس کے تعلقات خوشگوار ہوں۔ اس قسم کے جیسے ہر سال ایک مقررہ تاریخ پر نہ صرف ہندوستان میں بلکہ دیگر ممالک میں بھی جہاں جہاں احمدی جماعتیں قائم ہیں۔ کئے جاتے ہیں اور بہت سے غیر مسلم معززین ان علیوں میں شریک ہو کر تسلیم کر چکے ہیں۔ کہ ہندو مسلمانوں میں اتحاد اور رواداری پیدا کرنے کی یہ بہترین تجویز ہے۔ اس سلسلہ میں عرضہ ہوا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایسے ایسے تاملات سے غیر مسلم معززین کو فرما چکے ہیں۔ کہ اگر کسی جگہ خدا نخواستہ ہندو مسلم فساد ہو

جائے۔ تو اسے دور کر کے امن قائم کرنے۔ اور آئندہ اس قسم کے خطرات سے بچنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ مفید عنصر کی پروردگاری کی جائے اور یہ خدمت اس رنگ میں ہو کہ ہندو فرقہ پر دازوں کے خلاف معزز۔ اور با اثر ہندو آواز اٹھائیں۔ اور مسلمان کہلانے والے فسادوں کے متعلق مسلمان معززین نفرت کا اظہار کریں۔ اگر یہ طریق اختیار کیا جائے۔ اور مفیدین کو نہ صرف کیفر کر دیا جائے۔ بلکہ علی الاعلان ان کی مذمت کی جائے۔ اور انہیں ملک اور قوم کے دشمن قرار دیا جائے۔ تو فرقہ وارانہ فساد بہت جلد دور ہو سکتے ہیں۔ حال میں امرتسر کے فرقہ وارانہ فسادات کے تذکرہ میں مذکورہ بالا تجویز کی اہمیت کا اعتراف حسب ذیل الفاظ میں کیا گیا ہے۔

”جب تک ہندو ہندو بدعاشوں کی خدمت نہیں کرے گی۔ اور مسلم جمہور مسلمان غنڈوں کے خلاف آواز نہیں اٹھائیں گے۔ فرقہ وارانہ فسادات کا سدباب ہرگز نہ ہو سکے گا۔ بلکہ ہندو کی جو صلہ خزانہ ہوتی رہیگی۔ اسے شہریار ۲۵ جولائی ۱۳۲۰ء تک اس تجویز پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔“

المستبج

قادیان ۲۹ دسمبر ۱۳۲۲ھ شہ۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین حلیفہ ابرہہ اثانی ایدہ اللہ
بفرہ العزیز کے تعلق دس بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع نظر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت آج
نزلہ کی وجہ سے ناساز ہے۔ اجاب حضور کی صحت کاملہ اور درازنی عمر کے لئے دعا کریں
حرم اول حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بفرہ العزیز کو آج بفضلہ تعالیٰ
سبحار سے آرام ہے۔
آج محلہ دارالفضل میں لجنہ امار اللہ کا جلسہ ہوا جس میں ناخواندہ عورتوں کو تعلیم حاصل
کرنے کی تلقین کی گئی۔
آج صبح کسی قدر بارش ہوئی :

تفسیر کبیر جلد ۳ عربی قیمت پر

لندن سے ڈاکٹر سلیمان عمر صاحب نے کچھ روپے تفسیر کبیر کی اشاعت کے
لئے ارسال فرمائے ہیں۔ لہذا ایسی جماعتیں جن کا کوئی فرد بھی اس تک بوجہ عدم
استطاعت تفسیر کبیر نہیں خرید سکا۔ ان کو نصف قیمت ادا کرنے پر تفسیر کبیر جلد ۳ کا
ایک نسخہ دیا جائے گا۔ تاکہ وہ جماعت اس کے ذریعہ سے درس جاری کر سکے۔ لہذا
جو باتیں اب تک تفسیر سے محروم ہیں۔ ان کو اپنی درخواست پندرہ یوم کے اندر پریڈیاٹ
صاحب انجن کی تصدیق و سفارش سے بوجہ نصف قیمت مبلغ تین روپے کے بھیجیں۔ اور
جو جماعتیں اس قدر قیمت بھی ادا نہ کر سکیں۔ وہ جس قدر بھی رقم ادا کر سکتی ہوں اس سے
اطلاع دیں۔ تاکہ اگر ان کے حالات مزید رعایت کے مستحق ہوں تو انہیں ملحوظ رکھ کر
اسی قیمت پر تفسیر کا نسخہ ان کو دے دیا جائے۔ خرچہ ترسیل کتاب بہر حال بزمہ خریدار
ہوگا۔ جو ڈاک کی صورت میں ایک روپیہ پانچ آنے کے قریب ہے۔ اور بذریعہ ریلوے
منگوانے کی صورت میں آسب فاصلہ ہوگا۔ ۱۰۰ میل کے فاصلہ تک کے دوستوں کو بذریعہ
ریل منگوانے میں کفایت رہے گی۔ انچارج ٹریک جدید

خان بہادر میاں محمد صادق صاحب پبلشر

ایدیٹر صاحب اخبار پیغام صلح لاہور

جناب خان بہادر صاحب۔ آپ نے میرے نوٹس مندرجہ اخبار الفضل قادیان مورخہ ۱۱ جولائی
۱۳۲۲ھ کو جو اب اخبار پیغام صلح لاہور مورخہ ۱۲ جولائی میں دیا ہے وہ میرے مطالبہ
کو پورا نہیں کرتا۔ آپ نے مجھ پر مبلغ پانصد روپے قاضی محمد یوسف صاحب امیر جماعت
احمدیہ صوبہ سرحد سے وصول پانے کا بہتان باندھا ہے۔ اور یہ کہ اس کے معاصرین
میر نے جویت طمانت کی ہے۔ آپ نے جو اب نوٹس میں جو سی بات دہرائی ہے اور لکھا ہے
کہ اگر اردو نے ایمان آپ نے یعنی میں نے اس وجہ سے تغیر قبول نہیں کیا۔ جو میرے
خط میں درج ہے۔ یعنی مبلغ پانصد روپیہ نہیں لیا وغیرہ وغیرہ پس یہ فقرہ باوجود میری
طرح سے تردید ہو جانے کے دوبارہ اعادہ بہتان ہے۔ لہذا میں آپ کو مزید موقعہ دیتا
ہوں کہ اس بہتان کی بلا شرط تردید فرمائیں اور معافی مانگیں۔ اور اگر مگر کے الفاظ سے معاملہ
کو مشکوک نہ کریں۔ نیز ایدیٹر صاحب بھی معافی مانگیں۔ جو اشاعت بہتان کے جرم میں سادی شریک
میں۔ ورنہ میں مجبور ہونگا۔ کہ درست جواب نہ ملنے پر مناسب چارہ جوئی کا طریق اختیار کروں۔
خاک رسا جزادہ سیف الرحمن ازباز خیل ضلع پشاور

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

سفر وینداری کی نیت کرو

”آپ سفر کریں تو دین کی نیت سے کریں۔ دنیا کی نیت سے جو سفر ہوتا ہے۔
وہ گناہ ہوتا ہے۔ اور انسان تب ہی درست ہوتا ہے۔ کہ ہر ایک بات میں کچھ نہ کچھ
اس کا رجوع دین کا ہو۔ ہر ایک مجلس میں اس نیت سے جاوے۔ کہ کچھ پہلو دین
کا حاصل ہو۔ حدیث شریف میں لکھا ہے کہ ایک شخص نے مکان بنایا۔ پھر فرمایا اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں اسے عرض کیا۔ کہ آپ وہاں تشریف لے چلیں تو آپ کے قدموں سے برکت ہو
جب وہاں حضرت گئے تو آپ نے ایک در سچو دیکھا پوچھا کہ یہ کیوں رکھا ہے۔ اس نے
عرض کی کہ ہوا ٹھنڈی آتی رہے۔ پھر آپ نے فرمایا اگر تو یہ نیت کر لیتا کہ اذان کی آواز
سنائی دے۔ تو ہوا بھی ٹھنڈی آتی رہتی اور ثواب بھی ملتا“ (البدور ۲ فروری سنہ ۱۳۱۹ھ ص ۷۸)

ڈاڑھی میں راستبازوں کا طریق

”بعض انگریز تو ڈاڑھی اور نوکچہ سب منڈوا دیتے ہیں۔ وہ اسے خوبصورتی خیال
کرتے ہیں۔ اور ہمیں اس سے ایسی سخت کراہت آتی ہے کہ سامنے ہو تو کھانا کھانے
کو جی نہیں چاہتا۔ ڈاڑھی کا جو طریق انبیاء اور راستبازوں نے اختیار کیا ہے۔ وہ
بہت پسندیدہ ہے۔ البتہ اگر بہت لمبی ہو جاوے تو کٹوا دینا چاہیے۔ ایک مشت رہے
خدانے یہ ایک امتیاز مرد اور عورت کے درمیان رکھ دیا ہے“

(البدور ۶ فروری سنہ ۱۳۱۹ھ صفحہ ۲۱)

ایدیٹر صاحب اخبار نور ہمارا صاحب درمیر دربار میں

۲۵ جولائی ۱۳۲۲ھ ہنر ہائی نس شری حضور ہمارا صاحب بہادر آف جوں و
کشمیر نے جناب سردار محمد یوسف صاحب ایدیٹر اخبار نور کو باریابی کا خیر سنجھا۔ اور انہوں
نے قرآن مجید کے ہندی ترجمہ کا بارکت تحفہ پیش کرنے کا خیر حاصل کیا۔ جسے ہنر ہائی نس
نے کمال خندہ پیشانی سے قبول فرمایا۔ اتفاقاً سندھ سے کرنل سرکامیش نارائن ہاکر صاحب
جو گوالیار اور بیکانیر میں پرائسٹر رہ چکے ہیں۔ اور آج کل یوراج بہادر کشمیر کے گارڈین
ہیں وہیں موجود تھے۔ انہوں نے ترجمہ کا ایک سالم رکوع پڑھا۔ اور فرمایا کہ بلاشبہ اس
ترجمہ کی ہندی بہت اعلیٰ اور پاکیزہ ہے۔ پندت مدن موہن مالویہ نے بھی مجھ سے اس
ترجمہ کی بہت تعریف کی تھی۔ بلاشبہ احمدیہ جماعت ایسا بلند پایہ اور پاکیزہ لٹریچر جیسا
کہ کے ملکی اتحاد کے کار کو بہت مضبوط بنا رہی ہے۔

ہنر ہائی نس قریباً آدھ گھنٹہ مختلف مسائل پر گفتگو فرماتے رہے جناب سردار صاحب
کو گورنٹ سرکٹ ہاؤس میں جو بہترین کوٹھی ہے ٹھہرایا گیا۔ اور ٹیڈ ہوٹل میں جو کشمیر بھر
میں سب سے بہترین ہوٹل ہے کھانے کا انتظام کیا گیا۔

قائدین مجلس خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں

قریباً ہر ماہ کے شروع میں آپ اجاب کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ مجلس کی مساعی کی رپورٹ
ہر مہینہ کے پہلے عشرہ تک دفتر خدام الاحمدیہ میں بھجوا دیا کریں۔ اسی طرح اب پھر بطور یاد دہانی
تحریر ہے۔ کہ ماہ و فاقم ہو رہا ہے۔ اس ماہ کی مساعی کی رپورٹ زیادہ سے زیادہ ۱۰ اظہور ۱۳۲۲ھ
تک مرکز میں بھجوا دیں۔ مرکز کو رپورٹیں حاصل کرنے میں دیر ہوتی ہے۔ اس وجہ سے مرکزی
رپورٹ بھی دیر سے تیار ہوتی ہے۔ میں اس اعلان کے ذریعہ آپ کی توجہ رپورٹ باقاعدہ
بھجوانے کی طرف مبذول کراتے ہوئے عرض ہوں۔ کہ اپنے کاموں میں باقاعدگی پسیدہ کریں رپورٹ

ایڈیٹر صاحب اخبار نور ہمارا صاحب درمیر دربار میں

سوالات کے جواب

آیت میناق البینین میں کونسا نبی مراد ہے؟

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے اتنا بھی نہ سوچا کہ جب حضرت سیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بروز ہیں۔ تو اس صورت میں اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت سیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ہوتے۔ تو کیا اس وقت دو وجود الگ الگ متباہن اور متمایز صورتوں میں دکھائی دیتے۔ مگر نہیں بلکہ ایک ہی وجود ہوتا۔ ناں اگر اصل اور نسل کی دو حیثیتیں الگ الگ بھی تسلیم کی جائیں۔ تاہم اصل چونکہ نسل پر مقدم ہوتا ہے۔ اس لئے اس بیٹھ تالی میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جگہ حضرت سیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نظر آتے ہیں۔ اگر اس بیٹھ ثانی میں بروز سی صورت کے بغیر اصل صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظہور فرما ہوتے تو پھر بجائے حضرت سیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی پائے جاتے۔ اس صورت میں اصل کی موجودگی میں بروز کی ضرورت ہی نہ رہتی۔ اور اگر بغیر تسلیم دونوں ہوتے۔ تو حضرت سیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت اور اتباع فرماتے۔ بسا کہ نسل اپنے اصل کی تابع ہوتا ہے۔ باقی رہا ڈاکٹر صاحب کا یہ کہنا کہ نجات کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت سیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لاتے۔ مگر کیا انہوں نے قرآن کریم میں اسن الرسول بما انزل الیہ نہیں پڑھا۔ کہ خدا کے رسول کو بھی مومنوں کی طرح جو کچھ بھی خدا کی طرف سے اس پر نازل کیا جائے۔ اس پر ایمان لانا پڑتا ہے۔ اور اس صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت سیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی

پر بھی ایمان لائے۔ بلکہ امت کے دوسرے محمدی خلفاء پر بھی نص قرآن کے رو سے ایمان لائے و اسے تھے۔ لیکن تعجب ہے۔ کہ ڈاکٹر صاحب کے نزدیک حضرت سیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یا آپ کی پیشگوئی پر ایمان لانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے جائز نہیں۔ حالانکہ کل امن باللہ در ملائکتہ و کتبہ و رسلہ لالفرق بین احد من رسلہ پر ایمان لانے والوں میں خدا نائے نے امن الرسول بما انزل الیہ من ربہ و المومنون کی آیت کے رو سے مومنوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی ایمان لانے کے لئے مکلف فرمایا ہے۔ اور حضرت سیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یقیناً خدا کے رسولوں میں سے تھے۔ پس اس صورت میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت یہ خیال کیا جائے کہ آپ کے لئے حضرت سیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یا آپ کی پیشگوئی پر ایمان لانا ناجائز ہے۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نص قرآنی کے رو سے بہت بڑا حملہ ہے۔ پھر یہ بھی عجیب بات ہے کہ حضرت سیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی پر جو خدا نائے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل کی۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایمان لائیں۔ لیکن جب بصورت تسلیم حضرت سیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ظہور ہو۔ تو اس وقت آپ کا انکار فرمائیں۔ کیا حضرت موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام باوجودیکہ حضرت ہارون ان کے وزیر تھے۔ اور ان سے کتر درجہ کے رسول تھے۔ ان کے رسول ہونے پر ایمان نہ رکھتے تھے۔ یا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وقت حضرت لوط نبی اور رسول تھے۔ کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کے نبی اور رسول ہونے پر ایمان نہیں رکھتے تھے۔ حالانکہ حضرت لوط حضرت ابراہیم علیہ السلام سے بہت کتر درجہ کے نبی اور رسول تھے۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے خطبات یعنی علم و عرفان کا بحر بیکران

آقا صاحب حضرت امیر المومنین ایہ اللہ تعالیٰ کے مقدس وجود کے ذریعہ ہمیں جو یہ شمار فوائد اور برکات حاصل ہو رہی ہیں۔ حضور کا خطبہ جو ان میں ایک ممتاز حیثیت رکھتا ہے۔ یہ خطبہ علم و عرفان کا ایک بحر بیکران ہوتا ہے جس سے ہر احمدی اپنی اپنی استعداد اور اغلاص کے مطابق استفادہ حاصل کرتا ہے۔ اگر ہم اپنے قلوب کو ٹوٹیں اپنے خیالات و افکار کا جائزہ لیں۔ اپنے ایمان اور ایمان کی مختلف کیفیات پر نظر ڈالیں۔ تو یقیناً سیدنا حضرت امیر المومنین ایہ اللہ تعالیٰ کے خطبات کا ایک نہایت گہرا مستقل اور عظیم اثر اپنے دل و دماغ پر چھایا ہوا محسوس کریں گے۔ میں اپنے فہم کے مطابق چند باتیں عرض کرنا چاہوں:

(۱) ہم قرآن مجید کے نئے نئے علوم اور معرفت سے لبریز حقائق و معارف سے آشنا ہوتے ہیں جن سے نہ صرف ہمارے ایمان میں ترقی ہوتی ہے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی حکیم کتاب پر خود غور کرنے اور اس کے فہم و تدبر سے پڑھنے کی صلاحیت بھی حاصل ہوتی ہے۔

(۲) یہ خطبات ہمیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقدس ہمد سے حضور کے صحابہ اکرام کی مجرا العقول جان نثاروں اور حیرت انگیز کارناموں سے اپنی شاندار قومی و ملی تاریخ کے چیدہ چیدہ واقعات سے واقف کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ ہم محسوس کرتے ہیں۔ کہ ان خطبات کو بااتزام پڑھنے سے ہم تاریخ اسلام کے معتد بہ حصہ کے خوب واقف ہو گئے ہیں۔

(۳) یہ خطبات ہمیں حضرت سیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک عہد کی مبارک باتوں سے حضور کی زندگی کے اہم اور ایمان افروز واقعات سے آگاہ کرتے ہیں۔ جن سے ہم اپنے ایمانوں میں نئی قوت اور تازگی محسوس کرتے ہیں۔

(۴) احمدیت کے بلند اور نازک فریضوں کو سر انجام دینے میں ہم سے ہزاروں کوتاہیوں سرزد ہو جاتی ہیں۔ ہماری انفرادی اور اجتماعی زندگی میں سینکڑوں کمزوریاں اور نقائص پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن ہمارا یاد اہم ہمارے حالات سے خوب واقف ہے وہ ایک طرف تو

رحیم و کریم باپ کی طرح رات کی تاریکیوں میں اٹھ کر ہماری بہتری اور ترقی کے لئے اپنے مولے کے حضور گڑ گڑاتا ہے۔ جبکہ ہم خواب غفلت میں پڑے سو رہے ہوتے ہیں اور دوسری طرف اپنے بہتر اور خیر خطبات کے ذریعہ حکیمانہ انداز میں ہماری کمزوریوں اور نقائص کا ساتھ ساتھ علاج بتاتا جاتا ہے۔ دنیا کے جمیلوں میں پھنس کر گنہگارے اور خطرناک ماحول میں رہ کر ہمارے قلوب پر جو زنگ لگ جاتا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ ہر ساتھیان کے لئے آتا ہے۔ اور ہمارے قلوب کو ان گنہگارے اور ہلکسا اثرات سے پاک کر دیتا ہے یہ خطبہ یقیناً ہر احمدی کے لئے ایک آئینہ ہے جس میں وہ اپنے عیوب کو دیکھ کر ہر وقت ان کی اصلاح کر سکتا ہے۔

(۵) یہ خطبہ صرف دنیا اور دنیاوی بہاری راہنما نہیں کرتا۔ بلکہ دنیوی امور میں بھی ہمارے لئے بہترین راہنما کا کام دیتا ہے۔ جو لوگ ان خطبات کے ساتھ ان خطبات کو پڑھتے ہیں۔ وہ خوب جانتے ہیں کہ یہ خطبات ہمیں دنیا کی تاریخ کے اہم واقعات سے موعودہ زمانہ کے علمی مسائل اور سیاسی تحریکات سے بھی روشناسی کر دیتے ہیں۔ اور پھر ان کے حسن و قبح کے متعلق احمدیت کے مخصوص نقطہ نگاہ سے جو گراں قدر تبصرہ کیا جاتا ہے۔ اس کا پابند ہونا ہے۔ اس کے مدبرین اور مفکرین بھی اسے پڑھ کر اپنے علم و فضل کے لئے ایک نئی روشنی اور بہتر پائے گئے ہیں۔

(۶) یہ خطبہ بڑا اثران خطبات کا یہ ہے کہ یہ آہستہ آہستہ ہماری ذہنیوں کو بدل رہے ہیں۔ ہمارے خیالات و افکار میں پاک تبدیلی کر رہے ہیں اور ہمیں احمدیت کے رنگ میں رنگین کر رہے ہیں۔ آج جو روحانیت کی بھٹی۔ وحدت۔ دوسین اور خدیو قربانی وغیرہ جہتیں ہمیں حاصل ہیں۔ مشکلات کے هجوم میں ہمیں جو اطمینان اور سکونت حاصل ہوتی ہے۔ یقیناً یہ سب کچھ بڑی حد تک ان خطبات کی نتیجہ ہے۔

غرض ان خطبات ہم سے دین بھی سکھاتا ہے۔ دنیا کے علوم بھی سکھاتا ہے۔ اور آج ہم علم و بصیرت کو سکھانے کے لئے حضرت سیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے مطابق ہمارا اولاد خیر خلیفہ کے خطبات پر سچ فطری اور فطری علوم سے پڑھتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان کے ہر نکتہ کو

حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے خطبات کا بحر بیکران

حضرت سید موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اعتراض کرنے کی خاطر غیر احمدی اور غیر مبایعین ایک ہی صف میں

ایک غیر احمدی مولوی کا خط
اجلہ پیغام صلح ۱۶ جولائی میں مولوی
محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین نے ایک
غیر احمدی مولوی حافظ گوہر دین صاحب کا خط
شائع کر لیا ہے۔ حافظ صاحب لکھتے ہیں
کہ موضع ورک میں احمدی مبلغ مولوی غلام احمد
صاحب ارشد مولوی فضل نے تقریر کی۔
جس میں میں بھی شریک ہوا۔ ان کے اپنے
الفاظ یہ ہیں۔
”مجھ سے پہلے ہی مولوی صاحب کی
تقریر ہو رہی تھی۔ آنت ماکننا معدنہ
حتی نبعت رسولاً زیر بحث تھی مولوی
صاحب نے دوران تقریر میں تیجہ بیان کیا۔
کہ اب اس وقت مرزا صاحب رسول اور
نبی ہیں۔ مرزا صاحب کے انکار کی وجہ سے
دنیا تباہ ہو رہی ہے۔“
حافظ گوہر دین صاحب احمدی مبلغ کے
اس استدلال کا ذکر کر کے مولوی محمد علی
صاحب کو اطلاع دیتے ہیں۔ کہ
”میں نے کہا مولوی صاحب کہے کوئی
اور بھرے کوئی۔ انکاری پنجاب اور ہندوستان
آگ بر سے یورپ پر۔ خیر یہ آپ کا حسن
ظن ہے۔ بھلا آنت مذکورہ سے رسالت
کہاں سے نکلتی ہے۔ یہ تو تحریف قرآن ہے
آنت کا سیاق و سباق ہلا کہ تیجہ سمجھنا چاہیے“
پیغام صلح ۷ جولائی
مولوی محمد علی صاحب اس خط کو اجاباً
”پیغام صلح“ میں بغیر کسی تمہید یا تشریح یا
تردید کے شائع کرتے ہیں۔ جس کے نتائج
یہ سنی ہیں۔ کہ مولوی محمد علی صاحب حافظ
گوہر دین صاحب کے جواب اور ریمارکس
پر خوش ہیں۔ اور ان سے اتفاق کے اظہار
کے لئے اس خط کو بجنہ اخبار میں شائع
کراتے ہیں۔
مولوی محمد علی صاحب کے
دو اعتراضات
حافظ گوہر دین کی حیثیت تو ناٹوی ہے

در اصل مندرجہ بالا دونوں اعتراضات
غیر مبایعین کے اپنے اعتراضات ہیں۔
مولوی محمد علی صاحب آنت وماکننا معدنہ
حتی نبعت رسولاً کی تفسیر میں لکھتے
ہیں۔
”اگر رسول کی ضرورت ہے تو عین
اس مقام پر ہے۔ جہاں عذاب آئے۔
مثلاً جنگ کا عذاب یورپ میں آئے۔
یا کوئی بھاری زلزلہ اٹلی میں آئے۔ اور اس
سے دلیل یہ لی جائے۔ کہ ضرور ہے کہ اس
وقت کوئی رسول مبعوث ہو گیا ہو۔ تو پھر
ایسے رسول کا ہندوستان میں مبعوث
ہونا خدا کے حکیم کا فعل نہیں ہو سکتا۔
جس میں محنت کچھ بھی نہیں۔ وہ رسول یورپ
یا اٹلی میں آنا چاہیے تھا۔“
(بیان القرآن صفحہ ۱۱۱)
”اب جو عذاب آ رہے ہیں۔ اگر ان
کے لئے کوئی نیا رسول پیدا ہونا ضروری
ہو چکا ہے۔ تو اب آئندہ رسول کی کب
ضرورت ہوگی۔ آیا یہ قانون تیرہ سو سال
کا بن جائیگا؟ ایسی باتیں کرنا گویا لوگوں
کو یہ بتانا ہے۔ کہ مذہب علم نہیں بلکہ
کھیل ہے۔“ (بیان القرآن صفحہ ۱۱۱)
ناظرین غور فرمائیں تو انہیں معلوم ہوگا
کہ مولوی محمد علی صاحب اور حافظ گوہر دین
صاحب کے اعتراضات دراصل ایک ہی
منبع سے پیدا ہوئے ہیں۔ اور باہم مشابہ
ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ حافظ گوہر دین اور
مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک آنت
وماکننا معدنہ بین حتی نبعت رسولاً
سے یہ استدلال کرنا کہ حضرت سید موعود
علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب کے باعث
دنیا میں عذاب آ رہے ہیں۔ اور آپ اللہ
کے رسول ہیں۔ ”مذہب سے کھیل“ اور
”تحریف قرآن“ ہے۔
حضرت سید موعود علیہ السلام کی طرف
سے پہلے اعتراض کا جواب
حضرت سید موعود علیہ السلام تحریر فرماتے

ہیں۔
(الف) ”بعض نادان کہتے ہیں۔ کہ یورپ
اور امریکہ کے اکثر انسان تو آپ کے
نام سے بھی بے خبر ہیں۔ پھر وہ لوگ لڑائی
اور آتش افشاں پہاڑوں سے کیوں ہلاک
ہوئے۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ وہ لوگ
اپنے کثرت گناہوں اور بدکاریوں کی وجہ
سے اس لائق ہو چکے تھے۔ کہ دنیا میں ان
پر عذاب نازل کیا جائے۔ پس خدا تعالیٰ
نے اپنی سنت کے موافق ایک نبی کے
مبعوث ہونے تک وہ عذاب ملتوی رکھا
اور جب وہ نبی مبعوث ہو گیا۔ اور اس
قوم کو ہزار ہا اشتہاروں اور رسالوں سے
دعوت کی گئی۔ تب وہ وقت آ گیا۔ کہ ان
کو اپنے جرائم کی سزا دی جائے۔ اور یہ
بات سراسر غلط ہے۔ کہ یورپ اور امریکہ
کے لوگ میرے نام سے بھی بے خبر ہیں“
(ب) ”ما سوا اس کے ہر ایک کو معلوم ہے
کہ حضرت نوح کے طوفان نے ان لوگوں
کو بھی ہلاک کر دیا تھا۔ جن لوگوں کو حضرت
نوح کے نام کی خبر بھی نہیں تھی۔ پس اہل
بات یہ ہے کہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے
قرآن شریف میں فرمایا ہے کہ وماکننا
معدنہ بین حتی نبعت رسولاً۔
خدا تعالیٰ دنیا میں عذاب نازل نہیں
کرتا جب تک کہ پہلے اس سے کوئی
رسول نہیں بھیجتا۔ یہی سنت اللہ ہے۔ اور
ظاہر ہے کہ یورپ اور امریکہ میں کوئی
رسول پیدا نہیں ہوا۔ پس ان پر جو عذاب
نازل ہوا صرف میرے دعوئے کے بعد
ہوا۔“ (تمتہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۵۲-۵۳)
حضرت سید موعود علیہ السلام کی طرف
سے دوسرے اعتراض کا جواب
مولوی محمد علی صاحب اور حافظ گوہر دین
صاحب کا دوسرا اعتراض یہ ہے۔ کہ آنت
قرآنی وماکننا معدنہ بین حتی نبعت

رسولاً سے مسیح موعود کی رسالت پر استدلال
کرنا ”مذہب سے کھیل“ اور تحریف قرآن
ہے۔ اس کے جواب میں حضرت سید موعود
علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔
”جو شخص غور اور ایمان داری سے
قرآن شریف کو پڑھے گا۔ اس پر ظاہر ہوگا کہ
آخری زمانہ کے سخت عذابوں کے وقت
جبکہ اکثر حصے زمین کے زیر و زبر کئے
جائیں گے۔ اور سخت طاعون پڑے گی۔
اور ہر ایک پہلو سے موت کا بازار گرم
ہوگا۔ اس وقت ایک رسول کا آنا ضروری
ہے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا وما
کننا معدنہ بین حتی نبعت رسولاً۔
یعنی ہم کسی قوم پر عذاب نہیں بھیجتے۔
جب تک عذاب سے پہلے رسول نہ
بھیج دیں۔ پھر جس حالت میں چھوٹے
چھوٹے عذابوں کے وقت میں رسول
آئے جیسا کہ زمانہ کے گذشتہ واقعات
سے ثابت ہے۔ تو پھر کیونکر ممکن ہے
کہ اس عظیم الشان عذاب کے وقت میں
جو آخری زمانہ کا عذاب ہے۔ اور تمام
عالم پر محیط ہونے والا ہے۔ جس کی
نسبت تمام نبیوں سے پیشگوئی کی تھی خدا
کی طرف سے رسول ظاہر نہ ہو۔ اس سے
تو مزید تکذیب کلام اللہ کی لازم آتی
ہے۔ پس وہی رسول مسیح موعود ہے۔“
(تمتہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۲)

ان کلمات سے ظاہر ہے کہ قرآن
”غور اور ایمان داری“ کے ساتھ پڑھنے
والا وہ اعتراض نہیں کر سکتا۔ جو مولوی
محمد علی صاحب یا حافظ گوہر دین صاحب
نے کیا ہے۔ بلکہ اس اعتراض سے مزید
تکذیب کلام اللہ کی لازم آتی
ہے۔
غیر مبایعین کے سامنے ایک سوال
ہنوز بہت سے غیر مبایع
بھائی حضرت سید موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
کو حکم عدل ماننے کا دعوئے کرتے
ہیں۔ اور حضور علیہ السلام کی محبت کا دم
بھرتے ہیں۔ وہ آئیں اور خدا را غور کریں
کہ مولوی محمد علی صاحب غیر احمدیوں کی
ہمنوائی میں کیا غضب کر رہے ہیں۔

مولوی صاحب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صریح مخالفت کرتے ہیں۔ اور آپ کے بیان فرمودہ استدلال کو (خاکش بدہن) مذہب سے کھیل اور "تحریف قرآن" قرار دیتے ہیں۔ تم میں سے کوئی اٹھے اور بتائے کہ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مذہب بالا حوالہ جات میں آیت و ماکنہ معذبین حتیٰ نبعت رسولاً سے اپنی رسالت کا استدلال کیا ہے۔ یا نہیں۔ نیز یہ کہ حضور نے دنیا کے موجودہ عذابوں کو اپنی تکذیب کا نتیجہ قرار دیا ہے یا نہیں۔ اگر جواب اثبات میں ہے اور یقیناً اثبات میں ہے۔ تو وہ شخص کس قدر افسوسناک فعل کا مرتکب ہے۔ جو اس استدلال اور بیان کو "مذہب سے کھیل" خدا کی حکمت سے بعید اور "تحریف قرآن" قرار دیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو آیت و ماکنہ معذبین حتیٰ نبعت رسولاً کے رو سے مسیح موعود کی رسالت کے انکار کو "صریح تکذیب کلام اللہ" فرماتے ہیں۔ اور مولوی محمد علی صاحب کہیں کہ اس آیت سے ایسا استدلال کرنا "تحریف قرآن" ہے۔ آہ! اتنا ظلم! عزیز مایح دوستو! تم خدا کے مسیح موعود کو سچا مانو گے یا مولوی محمد علی صاحب اور حافظ گوہر دین کی پیروی کرو گے بہر حال دو متناقض بیانات میں سے ایک کو ہی درست قرار دیا جاسکتا ہے

حاکم۔ ابوالخطار جالندھری

دو الفاظ کی تصحیح

۱۱ جون کے "فضل" میں تقریر عہدہ ارمان کی جو ہزرت شائع کی گئی ہے۔ اس میں جماعت احمدیہ لکھنؤ کے عہدہ داروں کے نام بھی درج ہیں۔ ان میں سے صاحب اللہ صاحب کے متعلق مرزا حسام الدین صاحب لکھتے ہیں کہ وہ محاسب نہیں ہیں۔ اور مرزا احمد صاحب فرشتی کینا کہیں لکھنؤ "حکیم" لکھائے ہیں یہ درست نہیں ہے کیونکہ وہ حکیم نہیں۔ انہوں نے لکھنؤ میں مسیح الملک درو خانہ دہلی کے نام سے دوکان کھولی ہے۔ برائے ناظر اعلیٰ

تبلیغ اندرون ہند

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

جہلم و گجرات

مولوی ابوالخطار صاحب نے جہلم کے ایک پبلک جلسہ میں صداقت اسلام پر تقریر کی۔ اور ایک صاحب کے سوالات کے جواب دیئے۔ مسجد احمدیہ میں لجنہ امار اللہ کے جلسہ کا انعقاد کر کے احمدی مستورات کی ذمہ داریوں کے موضوع پر تقریر کی۔ نیز احباب جماعت کا اجتماع کر کے نظام سلسلہ کی پابندی کے موضوع پر لیکچر دیتے ہوئے جماعت سے دو تجاویز پاس کرائیں (۱) احمدی نوجوانوں کو تبلیغ کیلئے ترقیہ کیا جائے (۲) افراد جماعت کے علاوہ مسجد کے پتہ پر روزنامہ الفضل جاری کرایا جائے۔

مٹخرا لڈکر کی تعمیل کے لئے اسی وقت احباب جماعت نے چندہ لکھوایا۔ مسجد احمدیہ گجرات میں خدام احمدیہ کے زیر اہتمام جلسہ میں خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض پر مفضل تقریر کی۔ اور جو اس مجلس کے ممبر نہیں بنے تھے انہیں اس مجلس کے ممبر بننے کی ترغیب دی

چنبہ

۱۳-۱۴-۱۵ جولائی کو سالانہ اجلاس ہوا تلاوت و نظم کے بعد مولوی عبدالرحیم صاحب نیر نے ہر سہ روز "ہم سب کو محبت سے رہنا چاہئے" حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی آج جلد انہوں کے لئے شفیق ہو سکتے ہیں" اور "آخری پیغام" کے موضوعات پر تقاریر کیں۔ اور کچ لال منہو (جو اپنے نہیں "رب قادیان" کہتا ہے) کے جماعت احمدیہ کے خلاف پھیلائے ہوئے فتنہ کا ذکر کرتے ہوئے حکومت کو توجہ دلائی۔ کہ موجودہ نازک زمانہ میں ایسے فتنہ پر دلائل مقررہ کو سمجھتی سے روکنا چاہئے۔

انبالہ

۱۸ و ۱۹ جولائی محمد حسین صاحب نے پہلے روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک شان کے موضوع پر۔ اور دوسرے

روز اسلام ہی زندہ مذہب ہے کے موضوع پر تقاریر کیں۔ بارہ مولا (کشمیر) ۱۹ اگست تا ۱۹ دنا۔ مولوی غلام رسول صاحب راہلکی نے مولوی عبدالواحد صاحب تبلیغ کشمیر کے ہمراہ چھ مقامات کا دورہ کیا۔ خصوصاً ان مقامات میں جہاں غیر احمدی مولویوں نے جماعت احمدیہ کے خلاف غلط بیانیوں سے لوگوں کو اس قدر متنفر کر رکھا تھا۔ حتیٰ کہ لوگ احمدیوں کی بات بھی سننا پسند نہ کرتے تھے آپ نے طبی کلمات کی ذمہ سے لوگوں کو اپنی طرف مائل کیا۔ یہاں تک کہ لوگ خود آپ کے پاس آکر حق سننے۔ تین اشخاص فارم بیعت پر کر کے سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔ غیر احمدی مولویوں کو گفتگو کے لئے بلا یا۔ لیکن ان کے گریز کے باعث لوگ علی الاعلان انہیں کو سننے لگ گئے۔

کنڈا گھاٹ پھیالہ سید محمد سعید سلیم صاحب قادیانی لکھتے ہیں۔ سولن میلے میں ایک سو سے زیادہ۔ اردو۔ گورکھی۔ ہندی۔ ٹریکیٹ تقسیم کئے۔ گو جاگھر میں عیسائیوں کے عام جلسہ میں جا کر عیسائی مذہب کے متعلق ٹریکیٹ تقسیم کئے۔ جس پر پادری صاحب سے سلسلہ گفتگو شروع ہو گیا میں نے انجیل سے بتایا کہ مسیح ثانی کی آمد کا یہی وقت ہے۔ اور مسیح ناصری کی وفات ثابت کی۔ پادری صاحب سے جب ان باتوں کا جواب نہ بن پڑا۔ تو شور مچا دیا۔ مرزائی ہے مرزائی ہے اس کی باتیں ڈسنو۔ اس پر سارے مجمع نے کہا آپ ان سوالوں کا جواب دیں۔ خواہ مرزائی ہو یا کوئی اور اس کے علاوہ فرداً فرداً سبھی لوگوں کو تبلیغ کی۔ اور تبلیغی ٹریکیٹ تقسیم کئے کنڈا گھاٹ میں سبھی عبدالغفور صاحب نے اپنے مکان پر چائے کی دعوت پر لوگوں کو بلا کر تبلیغ کی۔ خاتم النبیین کی حقیقت اور وفات مسیح ناصری ان پر واضح کی

چھ ماہ میں ایک ہزار اصحاب نے بیعت کی

رپورٹ مقامی تبلیغ باہت ۱۹۲۱ء

صیغہ مقامی تبلیغ کی کوششوں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یکم جنوری ۱۹۲۱ء سے آخر ماہ جون ۱۹۲۱ء تک اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایک ہزار اشخاص نے بیعت کی ہے۔ اللہم زد فرزد۔ ہر ماہ کی رپورٹ ماہ ماہ شائع ہوتی رہی ہے اب ماہ جون ۱۹۲۱ء کی رپورٹ شائع کی جاتی ہے۔ ماہ جون میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے یکھشت اشخاص نے بیعت کی۔

اس عرصہ میں انیس ایسے دیہات میں بیعت ہوئی ہے جہاں پہلے کوئی احمد نہیں تھا۔ بیعت کنندگان میں معزز زمیندار افراد کے علاوہ ایک باحیثیت زمیندار اور معزز سرکاری ملازم بھی ہے۔

ماہ جون میں بھینی کھادر اور موضع امٹوال میں تبلیغی جلسے ہوئے۔ جن میں مقامی تبلیغ کے کارکنوں کے علاوہ مرکز سے ناظر صاحب وعدوہ و تبلیغ اور دیگر علماء سلسلہ نے بھی شرکت فرمائی۔ جلسوں کا اثر مجموعی طور پر بہتر اچھا رہا۔ حاضرین گزشتہ سالوں کی نسبت خلاف توقع بہت کافی تھی۔

مقامی تبلیغ کے کارکنوں کے علاوہ اس ماہ میں دو روز مجاہدین کے بھیجے گئے۔ حاکم۔ فتح محمد سیال۔ انچارج مقامی تبلیغ قادیان

مجاہدین کی پانچ ہزاری فوج

تحریک جدید سال ہفتم کے وعدے سو فی صدی پورا کرنے والے اجاب کی فہرست
نشانہ کی جارہی ہے

ہر وعدہ کرنے والے کو یہ نوٹ کر لینا چاہیے۔ کہ سال ہفتم کے ختم ہونے میں صرف چار ماہ کا عرصہ رہ گیا ہے۔ وہ جو کہتے تھے۔ کہ ابھی بہت وقت بڑا ہے۔ آخر میں ادا کریں گے۔ اب وہ غافل نہ رہیں۔ کیونکہ آخری وقت قریب آ گیا۔ اگر وہ نومبر میں ادا کرنے کے خیال میں رہے۔ تو بہت ممکن ہے کہ آخر میں ہو جائیں۔ اس طرح نہ صرف وہ ثواب سے محروم رہیں گے۔ بلکہ ان کا نام سیدنا حضرت یحییٰ مودود علیہ العلوة والسلام کی پانچ ہزاری فوج سے بھی نکل جائے گا۔ اور وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعا سے بھی محروم ہو جائیں گے۔ اور وہ اس کے حضور بھی وعدہ کر کے پورا نہ کرنے والوں میں شمار ہونگے۔ بلکہ وعدہ خلافی کے مجرم ہونگے۔ پس ہر وعدہ کرنے والا یہ کو شش کرے۔ کہ اس کا وعدہ ۳۱ اگست کی شام تک سو فی صدی مرکز میں داخل ہو جائے۔ لہذا جب کہ حضور نے خطبہ جمعہ ۲۰ جون میں فرمایا۔ ہر وعدہ کرنے والا کو شش کرے۔ کہ ۳۱ اگست تک وعدہ پورا کرے۔ نیز اجاب یہ بھی نوٹ کر لیں کہ تحریک جدید کے وعدوں کی ادائیگی قسط وار کر کے کی اجازت ہے۔ جو لوگ نومبر میں جو آخری ہینہ سے دینے کا ارادہ رکھتے ہیں وہ قسط وار دینا شروع کریں تا ۳۰ نومبر تک ادا کر کے زیادہ ثواب لے سکیں۔ فہرست میں ترتیب دی ہے۔ جس سے اجاب کا ردیمہ مرکز میں داخل ہوا ہے

- سید احمد علی صاحب نیر افضل یانکولی ۵/۳
- بابو محمد یوسف صاحب پشاور کپالہ سنگھ گجرات ۱۰۰
- چوہدری محمد عثمان صاحب ایران ۵/۵
- ہوشیار پور ۵/۵
- چوہدری شریف احمد صاحب رعینہ ۲۵/۲
- شیخ بشیر الدین صاحب محہ اہلیہ بکراتی سندھ ۱۰/۱۲/۱۰ ہونوں سے گذشتہ چھ سال کا چہنہ محہ اہلیہ ادا کر دیا ہے
- جناب اللہ احسن الجزائر ۵/۲
- والدہ صاحبہ محمد اسحق صاحب دارالفضل ۵/۲
- امیر علی خان صاحب حسین پور اددہ ۲۰/۲
- چوہدری دلی احمد صاحب ادرہ ۵/۲
- مسردار بی بی صاحبہ ۵/۲
- شیر علی صاحب کیرنگ ۵/۲
- امام الدین صاحب محمود آباد فارم ۵/۸
- ظفر اسلام صاحب انیسکیر بیت المال ۵/۸
- صوفی غلام محمد صاحب نمہ اہلیہ چک ۲۰۰
- الف سندھ ۱۶/۱۳/۱۶
- محمد طعیل صاحب چک ۲۰۰ الف ۵/۲
- ریشم بی بی صاحبہ ۵/۲
- مہرا الدین صاحب ۵/۲
- چوہدری جلال الدین صاحب پھنگلانہ ۴/۲
- چوہدری خیرد خان صاحب پھنگلانہ ۶/۲
- سیدہ نعیمیہ صاحبہ چک ۱۶۶ مراد ۵/۶
- میاں اللہ دین صاحب ۱۲/۲
- عبد الرشید خان صاحب مودال ۱۲/۲
- دعیال انارک ۱۲/۲
- حکیم محمد حسین صاحب ادڈ ۲۰/۲
- عبد المطفی صاحب ۵/۶
- چوہدری نیشنل الرحمن صاحب سرسہ ۱۴/۲
- فیض احمد صاحب مہ اہلیہ ۱۳/۲
- چک ۲۰۰ ۱۳/۲
- چوہدری محمد علی صاحب باجوہ چک ۳۰۰ ۱۱/۵
- ۱۶/۲ آپ نے اپنے بیٹے عزیز ارشاد احمد صاحب عمر پتہ ۲ سال کی عمر سے سات سال کا چہنہ ۵/۶/۳۶ ذیل کو سند کی حضور سے منظور حاصل کی ہے۔ و دستوں کو یاد رہے۔ کہ ہر وعدہ کرنے والا اپنے عزیزوں کی طرف سے دے سکتا ہے۔ اور جس کے چہنہ میں سے گذشتہ کوئی سال خالی ہو۔ وہ بھی اب خالی سال کا چہنہ دے کر اپنے سات سال پورے کر سکتا ہے
- اہلیہ صاحبہ ابراہیم سعید احمد صاحب ۱۶/۲
- حیدر آباد سندھ ۱۶/۲

- میاں میر احمد صاحب لائل پوری دارالفضل ۸/۲
- غلام حبیبانی خان صاحب بیگم پور ۶/۲
- میاں فضل محمد صاحب دکاندار ۱۰/۶
- دارالعلوم ۱۰/۶
- خان صاحب بابو برکت علی صاحب شادی ۱۱/۶
- مولانا بیہ قادیان ۱۱/۶
- زینب اہلیہ مولوی محمد شہزادہ صاحب ۵/۲
- قادیان ۵/۲
- علی مصطفیٰ صاحب سیرالیون ۱۱/۶
- مولوی محمد صدیق صاحب ناضل ۲/۲
- علی روبر صاحب ۱/۲
- ایچ۔ ایم ابراہام ۱/۲
- چوہدری پیر محمد صاحب چک ۵/۱۲
- غلام قادر صاحب چک ۱۶۸ ۴/۲
- شاہ محمد صاحب چک ۱۵۲ ۶/۲
- محمد صادق صاحب ۶/۲
- اہلیہ صاحبہ خواجہ محمد شریف صاحب ۵/۲
- دارالافتوح ۵/۲
- صفیہ اہلیہ محمد احمد صاحب مہ فضل ۵/۲
- اہلیہ صاحبہ سید غلام بیگم صاحبہ ۵/۲
- امہ اللہ اہلیہ ملک صلاح الدین ۸/۲
- صاحبہ ایم۔ اسے دارالفضل ۸/۲
- چوہدری فیض احمد صاحب انیسکیر ۱۲/۲
- بیت المال ۱۲/۲
- راجہ محمد عبد اللہ صاحب پشاور شمالی ۵/۱۲/۶
- نسی عبد اکرم صاحب مدرس آنہ ۵/۱
- ردشنائی صاحبہ ۵/۱
- فائز چوہدری فضل احمد صاحب گجرات ۱۳/۱
- چوہدری محمد عظیم صاحب باجوہ محہ ۴۳/۲
- اہلیہ ڈیووزی ۴۳/۲
- قرشی غلام احمد صاحب ضلع دارم ۲۶/۲
- نہر شاہ پور صدر ۲۶/۲
- دلی محمد صاحب دعاظری شکر ۵/۱
- غلام محمد صاحب گنائی ۵/۱
- بابو محمد قاضی صاحب فیروز پور شہر ۱۸/۱۲/۱۸
- حکیم عبدالعزیز صاحب نمہ اہلیہ ۱۱/۱۲/۱۱
- چوہدری بولے خان صاحب نمبر دارالافتوح ۵/۸
- برکت علی صاحب ۵/۵
- غلام مرتضیٰ صاحب سردار پور ۱۲/۲
- عبد الرحمن صاحب ۵/۲
- شیخ رحمت اللہ صاحب مرگھا ۵/۳/۲
- چوہدری نذیر احمد صاحب چک ۱۲/۲
- علی محمد صاحب دلہ عالم صاحب گولکی ۵/۱۲/۲
- فضل الدین صاحب دلہ جیون گولکی ۵/۲
- چوہدری فضل الرحمن صاحب ۱۰/۲
- بشیر آباد سٹیٹ ۱۰/۲
- ہمشیرگان شیخ قدرت اللہ صاحب نمبر ۱۱/۶
- رحیم بی بی دہسم اللہ صاحبہ ۱۱/۶
- شیخ رحمت اللہ صاحب فرزند شیخ ۱۱/۶
- قدرت اللہ صاحب نمبر ۱۱/۶
- ملک گل محمد صاحب پیشو دارالعلوم ۱۳/۲
- مولانا بخش صاحب نرمامہ اہلیہ شکرگٹ ۱۴/۲
- ایم عبد الرشید خان صاحب نمبر اربوئی ۶۸/۲
- ڈاکٹر مردانہ اہلیہ القیوم صاحبہ ۴۴/۲
- اہلیہ پانی پت ۴۴/۲
- ڈاکٹر ایم۔ امین۔ احمد صاحب منصورہ ۵۰/۲
- میاں عبد الرحیم صاحب جلد ساز دارالافتوح ۵/۸
- چوہدری سردار محمد صاحب دہخوان ۵/۲
- نذیر بخش صاحب ٹانڈو ۶/۲
- بشیر احمد صاحب ۶/۲
- عاجی غلام احمد صاحب گریام ۵۴/۲
- چوہدری نعمت خان صاحب ۱۰/۳/۲
- نور رشید بیگم صاحبہ نصرت گولکول ۵/۲
- قرشی محمد سلیمان صاحب سید مبارک ۴/۵
- مرزا عبد الحق صاحب کسبل گولکول ۱۱/۶
- چوہدری اعظم علی صاحب بجاگودال ۵/۲
- اکرام اللہ صاحبہ سوگڑا ۵/۸
- چوہدری محمد علی صاحب محمود آباد فارم ۱۱/۸
- نصیرہ بیگم صاحبہ نصرت گولکول ۵/۲
- مبارک اہلیہ حکیم محمد عمر صاحب دارالعلوم ۱۶/۲
- اہلیہ صاحبہ محمد رمضان صاحب ۵/۱۶/۲
- گجراتی خوشاب ۵/۱۶/۲
- آپ نے نہ صرف سات سال کا ہی چہنہ ادا کر دیا ہے۔ بلکہ آپ نے دس سال کا چہنہ اپنی اہلیہ صاحبہ کی طرف سے ادا کیا ہے۔ جزا اللہ احسن الجزائر
- چوہدری بشارت علی خان صاحب ۳۱/۶
- سرگودھ ۳۱/۶
- مہرا لہنا و بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری ۵/۶
- بشارت علی خان صاحب سرگودھ ۵/۶
- چوہدری صاحب نے اپنے گھر والوں کی عادت مبارک رقم یک مشت ادا کر دی ہے۔ جزا اللہ احسن الجزائر
- محمد شریف خان صاحب کرمالی ۱۰/۳/۱۰
- عادلہ بیگم صاحبہ الرحمن صاحب دارالعلوم ۵/۶
- ریاضی، و شکرگٹ، سکریٹری تحریک جدید

